نواسخ القرآن

تصنیف ابن الجوزی (متوفی ۵۹۷ھ) تحقیق محمد اشرف علی الملیباری۔ صفحات ۵۷۱ (بشمول مقدمہ ۷۰ صفحات) طبع اول ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء ناشر: المجلس العلمی۔ الجامعۃ الاسلامیہ۔ مدینہ منورہ۔

زاد المسیر، نزہتہ الاعین النواظر اور فنون الافنان فی عیون علوم القرآن کے بعد قرآنیات پر ابن الجوزی کی یہ تیسری اہم کتاب ہے جو پہلی بار شائع ہوئی ہے۔ ابتدائی ۷۰ صفحات میں محقق کا تفصیلی مقدمہ ہے۔ ۵۲۵ سے ۵۵۷ تک کے صفحات اشاریوں اور مراجع کی فہرست پر مشتمل ہیں۔ ابن الجوزی نے اس کتاب میں ۶۲ سورتوں میں نسخ کے ۲۴۷ مسائل پر بحث کی ہے۔ نسخ واقع ہونے کی صراحت صرف ۲۲ آیتوں میں کی ہے۔ ۲۰۵ آیات میں نسخ سے انکار کیا ہے۔ باقی آیات میں اپنی رائے دینے سے گریز کیا ہے۔ محقق نے کتاب کے آخر میں نسخ کے موضوع پر لکھنے والے سات اہم مصنفین، ابوجعفر نحاس، مکی بن ابی طالب، ابن الجوزی، جلال الدین سیوطی، شاہ ولی اللہ دہلوی، زرقانی اور مصطفیٰ زید کی کتابوں کو سامنے رکھ کر ناسخ و منسوخ آیات کی ایک تقابلی جدول بھی تیار کی ہے۔ اس جدول کے مطالعہ سے یہ دلچسپ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ ان سارے مصنفین کے نزدیک بالاتفاق نسخ صرف دو مقامات سورہ مجادلہ کی آیت ۱۲ اور سورہ مزمل کی آیات ۱-۳ میں پایا جاتا ہے۔

مقدمۃ جامع التفاسیر مع تفسیر الفاتحہ ومطالع البقرۃ

تصنیف الراغب الاصفہانی (متوفی ۵۰۲ھ) تحقیق ڈاکٹر احمد حسن فرحات۔ صفحات ۱۶۸۔ طبع اول ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔ ناشر: دار الدعوۃ، کویت

یہ کتاب جیسا کہ نام سے واضح ہے امام راغب صاحب مفردات القرآن کی تفسیر جامع التفاسیر کے مقدمہ کے علاوہ سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات (۱-۵) کی تفسیر پر بھی مشتمل ہے۔ مقدمہ ۱۱۷ صفحات میں ہے۔ یہ مقدمہ ۱۹۲۹ء میں قاضی عبدالجبار معتزلی کی کتاب (تنزیہ القرآن عن المطاعن) کے آخر میں مصر سے چھپا تھا لیکن تفسیر سورہ فاتحہ اور تفسیر سورہ بقرہ کا یہ حصہ پہلی بار سامنے آیا ہے۔ امام راغب کی تفسیر جس کے بارے میں فیروزآبادی نے "غایۃ فی التحقیق" لکھا ہے اور جس کے متفرق حصے کتب خانوں میں ملتے ہیں ابھی تک شائع نہیں ہو سکی ہے۔ اس صورت میں ڈاکٹر فرحات کا یہ ایڈیشن بہت قیمتی ہے کہ اس سے قرآن کے طلبہ کو مقدمہ تفسیر کے تحقیقی متن کے علاوہ امام راغب کے طرز تفسیر سے بھی واقفیت

کا موقع ملتا ہے۔

غریب القرآن وتفسیرہ

تصنیف ابوعبدالرحمٰن الیزیدی (متوفی ۲۳۷ھ)، تحقیق محمد سلیم الحاج، صفحات ۴۰۵، طبع اول ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔ ناشر: عالم الکتب بیروت۔

غریب القرآن کے موضوع پر یزیدی کی اس کتاب کی اہمیت یہ ہے کہ اس کا تعلق تیسری صدی ہجری کے اوائل سے ہے، اور ابن قتیبہ متوفی ۲۶۶ھ کی کتاب سے پہلے لکھی گئی ہے۔ مصنف نحو ولغت کے کوفی مکتب فکر کے مشہور امام ابوزکریا الفراء (متوفی ۲۰۷ھ) کے خاص شاگرد تھے۔ اس کتاب سے غریب القرآن کے موضوع پر تصنیف وتالیف کے ارتقاء کے مطالعہ میں مدد ملے گی الفاظ کی تشریح سورتوں کی ترتیب سے اختصار کے ساتھ کی گئی ہے۔ اشعار سے استشہاد شاذونادر کیا گیا ہے۔ کتاب کی تحقیق ترکی کے کتب خانہ کوبریلی میں محفوظ واحد مخطوطہ کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

نظریۃ النحو القرآنی

تصنیف ڈاکٹر احمد مکی انصاری، صفحات ۳۰۰، طبع اول ۱۴۰۵ھ ناشر: دار القبلۃ مکہ مکرمہ۔

مصنف کے نزدیک نحوی قواعد کی ایک معتد بہ تعداد قرآن مجید کے استعمالات سے متصادم ہے۔ چنانچہ علمائے نحو نے یا تو ان آیات کی تاویل کی ہے یا صاف یا دبے لفظوں میں اسے مرجوح قرار دیا ہے۔ مصنف نے یہ بات قراءات سبع کو سامنے رکھ کر کہی ہے نیز "نحو" سے مراد نحو وصرف دونوں ہیں۔ مثال کے طور پر مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان نثر میں فصل کرنا علمائے نحو کے نزدیک جائز نہیں جبکہ ابن عامر کی قراءت میں سورہ انعام کی آیت ۱۳۷ (وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلُ ــــ اولادَهم ــــ شركائِهم) میں یہی اسلوب موجود ہے۔ مگر سیبویہ، ابن خالویہ، الفراء، ابن جریر طبری، زمخشری، ابوعلی فارسی، ابوجعفر نحاس اور دوسرے بہت سے علمائے نحو اس اسلوب کو معیوب قرار دیتے ہیں۔ اس کتاب میں ڈاکٹر احمد مکی انصاری نے نمونہ کے طور پر چالیس ایسے نحوی وصرفی قواعد نقل کئے ہیں یا نحو وتفسیر کی کتابوں کی روشنی میں خود وضع کئے ہیں جن میں ان کے نزدیک قرآن مجید